ابوالکلام آزاد

"آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے"

جگن ناتھ آزاد

ادارۂ فروغ اردو لکھنؤ

ابوالکلام آزاد

جگن ناتھ آزاد

ادارہ فروغِ اردو لکھنؤ

قیمت پچیس ۲۵ نئے پیسے

ناشر۔ ادارۂ فروغِ اردو، لکھنؤ

طابع۔ خواجہ پریس جامع مسجد، دہلی

Scanned with CamScanner

ابوالکلام آزاد

جس کا دھڑکا تھا بالآخر وہ گھڑی بھی آگئی
وہ خبر آئی کہ بزمِ زندگی تھرا گئی
روشنی جس کی حریمِ رُوح کو چمکا گئی
ظُلمتِ مرگ اُس ستارے کو بھی آخر کھا گئی
جس سے روشن اپنے سینے تھے منوّر تھے دماغ
بُجھ گیا وہ علم کا حکمت کا دانش کا چراغ

بُجھ گیا اے زِندگی! تیرا چراغِ علم و فن

غرقِ ظُلمت ہو گئی علم و ادب کی انجمن

یُوں چلا بادِ خزاں کا ایک جھونکا دفعتہً

رہ گیا مُرجھا کے تہذیب و تمدن کا چمن

اب چمن اِس وضع کا اے دِل نہ کھِلنے پائے گا

بوالکلام آزاد کا ثانی نہ مِلنے پائے گا

اے وطن! تیرا امیرِ کارواں جاتا رہا

ناز تھا جس پر وہ گنجِ شائگاں جاتا رہا

داستاں کیسی کہ زیبِ داستاں جاتا رہا

اَے کلام اللہ! تیرا ترجماں جاتا رہا

جس کی تحریروں سے روشن تھی شبِ افکارِ شرق

آج ٹھنڈا ہے وہ سوزِ سینۂ احرارِ شرق

نُطق کا، فن کا، ہُنر کا، عِلم کا عرشِ عظیم
کشورِ ہندوستاں میں طُورِ معنی کا کلیم
آبروئے عصرِ حاضر نازشِ دورِ قدیم
فلسفے کے اور مذہب کے گلستاں کی شمیم

یہ خزانہ زندگی آخر کہاں گُم ہو گیا
ظلمتوں میں اک شرارِ جاوداں گُم ہو گیا

بُوالکلام اے کاروانِ علم و حکمت کے امیر

مُرشدِ روشن بصر روشن دِل و روشن ضمیرؔ

آسمانِ جذبۂ اخلاص کے مہرِ مُنیر

تو نے دُنیا کو دکھا دی عظمت و شانِ فقیر

فاش تھی تیری نِگاہوں پر نمودِ زِندگی

تیرا ہر نکتہ ضمیر اندر وجودِ زندگی

عِلم کی محفِل میں گاہے دُر فشاں گاہے خموش

زِندگی کے مَعرکے میں پُختہ کار و سخت کوش

اے فقیرِ خوش کلام و نرم خوئے و سادہ پوش

ہائے تو کتنا ادائے فرض میں تھا گرم جوش

تیری نظروں پر عیاں تھا روزگارِ شرق و غرب

تیری حِکمت تھی سراپا رازدارِ شرق و غرب

کِھل اُٹھی جب بھی کبھی میرے مُقدر کی کلی

خُوبئ تقدِیر تیرے پاس مجھ کو لے چلی[۱]

نازاں وجِ بخت پر اور ساتھ دِل کی بے کلی

فاش تھے بارِیک تر نکتے بہ عُنوانِ جلی

تازگی حاصِل وہ ہوتی تھی تِری گُفتار سے

روح کو ملتی ہے جو اقبال کے اشعار سے

---

۱ میں مُحبِ صادِق پروفیسر محمدؐ اجمل خاں کا تہ دِل سے شُکر گذار ہُوں جِن کی بدولت مجھے مولینا مرحُوم کی خدِمت میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی رہی ہ

تیرے دم سے تھا سیاست کو بھی حاصل اک وقار
تیری سطوت ملک و دولت کے لئے سنگیں حصار
عصرِ نو میں اے دیارِ فقر و دیں کے تاجدار
تیرے دِل کا صِدق تھا تیری نظر سے آشکار
جلوہ آرا نورِ قرآنی ترے سینے میں تھا
جوہرِ خورشید تیرے دِل کے آئینے میں تھا

نالہ کش ہیں موت پر تیری آدِ بیبانِ وطن

گریہ ساماں ہیں سراپا نغمہ سنجانِ وطن

کچھ خبر بھی ہے تجھے او عظمت و شانِ وطن

ہم نے یوں دیکھی نہ تھی صبحِ پریشانِ وطن

زندگی جن کے لئے ہے امتحاں تیرے بغیر

اب سنائیں کس کو اپنی داستاں تیرے بغیر

کیا بتائیں ہم ترے جانے سے کیا جاتا رہا

کشتیِٔ علم و ادب کا ناخدا جاتا رہا

ہند کے اہلِ قلم کا آسرا جاتا رہا

تیرے دم سے تھا جو باقی حوصلہ جاتا رہا

جانے والے! اِک ترے جانے سے کیا باقی نہیں

زندگی کی بزم باقی ہے مگر ساقی نہیں

گرچہ اے دہلی! ترے دِل میں دفینے ہیں بہت

تیرے ہر گوشے میں پوشیدہ خزینے ہیں بہت

تیری مٹی میں نہاں بے تاب سینے ہیں بہت

تُو وہ دریا ہے کہ گم تجھ میں سفینے ہیں بہت

آج لیکن تجھ میں اک فخرِ زمن خوابیدہ ہے

پیکرِ صدق و صفا و علم و فن خوابیدہ ہے

جس کی ساری داستاں تھی داستانِ علم و فن
جس کی موجِ نُطق سے آباد تھا اپنا چمن
جس کو کہیئے آبروئے شیخ و فخرِ برہمن
آج سوتا ہے تری مٹی میں وہ نازِ وطن
نُور سے معمُور اک ہیرا ترے دامن میں ہے
جس نے ظُلمت کا جگر چیرا ترے دامن میں ہے

نازکر بختِ رسا پر ارضِ دہلی ناز کر

تیری خاکِ پاک میں پنہاں جو ہیں لاکھوں گہر

آج شامل اُن میں ہے وہ صاحبِ دقِ نظر

فکر جس کی تھی تجلّی بخشِ خورشید و قمر

کیا کہوں دہلی تجھے کیا سروری حاصل ہے آج

تیری مٹّی کو فلک پر برتری حاصل ہے آج

اے غلاموں کا لہو گرمانے وَالے الوداع!

آگ سی اَلفاظ میں برسانے وَالے الوداع

خود تڑپ کر بزم کو تڑپانے والے الوداع

اے جگا کر ہِند کو سو جانے وَالے الوداع

"آسماں تیری لحد پر شبنَم اَفشانِی کرے
سبزۂ نورستہ اِس گھر کی نگہبانِی کرے"

سِتاروں سے ذرّوں تک

جگن ناتھ آزاد کا دوسرا مجموعۂ کلام

جگن ناتھ آزاد دورِ حاضر کے دل پسند اور ممتاز شاعر ہیں شاعر کی حیثیت سے اُنہیں اپنے فرائض کا احساس ہے اس وجہ سے وہ ستاروں کو نظر انداز کرتے ہیں نہ ذرّوں کو۔ آزاد کے شعروں کی نرم آواز اور دھیمی کسک جو بظاہر ایک قسم کے شخصی اظہار اور ذاتی افتادِ طبع کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے آہستہ آہستہ سننے اور پڑھنے والے کے احساس کا جزو بن جاتی ہے۔ متاثر کرنے کی یہ صلاحیت حقیقی جذبات کے پیش کرنے اور فن کے شعوری طور پر برتنے ہی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ یہ دونوں باتیں آزاد کے کلام میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ جن کا ارتقا چند برسوں کے اندر ہوا ہے۔ لاہور نے اُنہیں شعر کہنے اور شعری فضا میں رہنے بسنے پر مائل کیا تھا۔ لاہور کے فراق نے اُن کے کلام میں گداز، انسانیت اور غنائیت کے عناصر پیدا کئے ہیں۔ انہیں عناصر کے فن کارانہ اظہار میں اُن کی ہر دلعزیزی اور ترقی کا راز پوشیدہ ہے۔

دوسرا ایڈیشن

قیمت دو روپے پچھتر نئے پیسے

ادارہ فروغِ اُردو، امین آباد پارک لکھنؤ

جگن ناتھ آزاد کا پہلا مجموعہ کلام

"جگن ناتھ آزاد کے مجموعۂ کلام کے مطالعہ سے مجھ پر ایک عجیب کیفیت گزری، میں نے یہ جانا، یہ محسوس کیا کہ جیسے تاریخ کا چکر اُلٹا گھوم رہا ہے، جیسے دُنیا اربابِ سیاست کے ہاتھوں سے نکل کر اہلِ ادب کے قبضۂ قدرت میں آگئی ہے۔ جیسے انسان بہیمیت بھول گیا ہے، انسان بن گیا ہے!

جگن ناتھ آزاد کا کلام غزل، نظم، قطعہ، رباعی ادبیت میں رچا ہوا ہے، اُس کی وہی ادبی روایات ہیں جو غالب، اقبال، حسرت موہانی، جوش، چکبست میں وجہ مشترک ہیں الگ الگ شخصیت اور طرزِ اظہار کے باوجود ——!

یہ ایک گداز طبیعت، دردمند دل، حساس شخصیت کا کلام ہے، ایک محبت کرنے والے عالی ظرف دوست کی گفتار ہے جو بہت سی باتیں چشمِ سخن گو اور جنبشِ ابرو سے کہہ جاتا ہے۔ وہ جسے بلاغت کہا جاتا ہے آزاد کے کلام میں اُس کا وفور ہے، یعنی دل و دماغ دونوں کا نور ہے، اس ہیجانی دور میں ادبی توازن کو برقرار رکھنا بڑی عظمت کی نشانی ہے، جگن ناتھ آزاد کے کلام میں تازگی بھی ہے اور پختگی بھی ——!"

تاثیر مرحوم

تیسرا ایڈیشن —— قیمت چار روپے پچاس نئے پیسے

ادارۂ فروغِ اُردو، امین آباد پارک لکھنؤ

وطن میں اجنبی

آزاد کا تیسرا مجموعۂ کلام

پچھلے دنوں دہلی سے پاک و بھارت کے مقبول شاعر جگن ناتھ آزاد پاکستان تشریف لائے تھے اور پاکستان کے ہر شہر میں اُن کا بڑی گرم جوشی سے خیر مقدم کیا گیا۔ حاضرین نے اُن کا کلام جی کھول کر سنا اور جی کھول کر داد بھی دی تھی۔ تقسیم نے کئی دلوں میں جدائی کی ایک آگ سی سلگائی ہے اور اس آگ کے سب سے بلند شعلے جگن ناتھ آزاد کے دل میں روشن ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پاک و بھارت میں بے حد مقبول ہیں۔ اور اُن کا کلام ایک بار پڑھ کر بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔

"احساس" لاہور
نومبر ۱۹۵۳ء

زیرِ طبع

قیمت تین روپے پچاس نئے پیسے

ادارۂ فروغِ اردو، امین آباد پارک لکھنؤ